

ضرورت قیامت

<?xml encoding="UTF-8">

دلائل ضرورت قیامت

قرآن مجید نے متعدد آیات میں ضرورت قیامت پر دلائل وبراہین پیش کئے ہیں۔ جن میں سے بعض مختصراً مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قیامت کے بغیر دنیا کا عبث اور بیکار ہونا

دنیاوی زندگی، خلقت انسان کا حقیقی اور نہائی ہدف قرار نہیں پاسکتی کیونکہ یہ ایک مختصر ، وقتی، گزر جانے والی اور مشکلات و مصائب سے پر، نیز آخر میں ختم ہو جانے والی زندگی ہے۔ لہذا اگر قیامت نہ ہو تو زندگی انسان دنیاوی زندگی میں ہی محدود و مختصر ہو کر رہ جائیگی جس کے نتیجہ میں خلقت انسان، عبث، لغو اور لایعنی ہو کر رہ جائے گی۔

(أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ)

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی عبث پیدا کر دیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ (۱)

(۲) قیامت کا واقع ہونا

عدل خدا کا تقاضا ہے اس دنیا میں اکثر نیک و بد دونوں قسم کے افراد ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں اور مساوی طور پر دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ شریف النفس افراد دیکھتے رہ جاتے ہیں اور ظالم صفت اشخاص سب کچھ اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں۔ یہاں عدل خداوند عالم کا تقاضا ہے کہ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے سے جدا ہوں اور دونوں کو ان کے اعمال کی سزا یا جزا دی جائے اور چونکہ دنیا میابسا ہونے والا نہیں ہے لہذا یہ دوسری دنیا یعنی آخرت مییقیناً واقع ہوگا۔

(أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ)

کیا برائی اختیار کرنے والوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ ہم انہیں ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے برابر قرار دیں گے کہ سب کی موت و حیات ایک جیسی ہو۔ یہ ان لوگوں نے نہایت بدترین فیصلہ کیا ہے۔ (۲)

(۳) قیامت کا واقع ہونا

رحمت الہی کا تقاضا ہے خداوند عالم بے حد و حدود رحمت و کرم والا ہے اور اس کی یہ رحمت و کرم اس بات کی موجب ہے کہ اس کا یہ فیض انسان کی موت پر ہی اختتام پذیر نہ ہو جائے بلکہ اس کے صالح اور مومن بندے اس کی نعمتوں سے مرنے کے بعد بھی فیضیاب ہوتے رہیں۔

(كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لِيَجْمَعَ كُفُّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ)

اس نے اپنے اوپر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے۔ وہ تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ (۳)

قیامت کے انکار کے اسباب و علل

معمولاً انسان چاہتا ہے کہ اس دنیا میں بغیر کسی قید و بند کے آزاد زندگی گزارے تاکہ جو چاہے کرے، جو چاہے سنے، دیکھے یا کہے۔ دوسری طرف، قیامت پر اعتقاد، عدالت الہی میں حاضری اور نامہ اعمال کا کھلنا اس کی زندگی کو محدود و مقید بنادیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کو بعض قوانین و احکام پر بھی عمل کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کی مسلسل تاکیدات کے باوجود قیامت کا انکار کیا جاتا رہا ہے۔

(اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗ، بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ، بَلْ يُرِىْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرْ اَمَامَهٗ)

کیا یہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کرسکیں گے یقیناً ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پور تک درست کرسکیں بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے سامنے برائی کرتا چلا جائے۔ (۴) ہوئی و ہوس کی پیروی ہی باطل پرستوں کے لئے قیامت اور اس کے وقوع پذیر ہونے کے انکار کی باعث ہوتی ہے اور یہ لوگ مختلف بہانوں اور حیلوں کے ذریعے اس حقیقت سے بچنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیات کے مطابق، یہ انکار اور پھلوتھی مختلف انداز سے سامنے آتی رہی ہے مثلاً ان لوگوں کے بقول:

(۱) قیامت کے واقع ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ واذا قيل ان وعد الله حق والساعة لا ريب فيها قلتم ما ندري

ماالساعة ان نطن الا ظنوما نحن بمستيقنين (۵)

(۲) قیامت گذشتہ زمانے کے افراد کے ذریعے گڑھا ہوا ایک افسانہ ہے۔ قالوا ء اذامتنا وكنا تراباً انالمبعوثون لقد

وعدنا نحن واباؤنا هذا من قبل ان هذا الا اساطير الاولين (۶)

(۳) قیامت، خدا پر ایک بہتان یا پھر دیوانگی کی حالت میبکھی گئبات ہے۔ وقال الذين كفروا هل ندلكم على رجل

ينبئكم اذا مرقم كل ممزق انكم لفي خلق جديد افترى على الله كذباً ام به جنة (۷)

(۴) کبھی کہتے ہیں: مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا، جادو ہے۔ و لئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت ليقولن

الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين (۸)

(۵) اگر قیامت حق ہے تو ہمارے گذشتہ لوگوں کو زندہ کرو۔ و اذا تتلىٰ عليهم آياتنا بينات ما كان حجتهم الا ان قالوا ائتوا بابائنا ان كنتم صادقين (۹)

(۶) انسان کو دوبارہ زندہ کرنا نہایت دشوار کام ہے۔ زعم الذين كفروا ان لن يبعثوا قل بلىٰ و ربىٰ لتبعثن۔۔۔ (۱۰)

(۷) مردوں کو زندہ کرنا خدا کی قدرت سے باہر ہے۔ قال من يحيى العظام و هى رميم (۱۱)

(۸) خدا انسان کے بکھرے ہوئے اجزاء سے آگاہ نہیں ہے لہذا انہیں دوبارہ یکجا نہیں کرسکتا۔ و قال الذين كفروا لا تأتئين الساعة قل بلىٰ و ربىٰ لتأتينکم عالم الغيب لا يعزب عنه مثقال ذرة فى السموات و لا فى الارض و لا اصغر من ذلك و لا اكبر الا فى كتاب مبين (۱۲)

قرآن کریم ان اعتراضات و شبہات کے جواب میں خدا کی قدرت مطلقہ کو پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو اس طرح نہیں پہچانا ہے جو پہچاننے کا حق ہے۔ و ما قدروا اللہ حق قدرہ و الارض قبضتہ يوم القيامة (۱۳)

نیز یہ کہ جو آسمانوں کو خلق کرنے کی قدرت رکھتا ہے وہ مردوں کو دوبارہ زندہ بھی کرسکتا ہے۔ او لم يروا ان الذى خلق السموات و الارض و لم يَغىٰ بخلقهن بقادر علىٰ ان يحيى الموتى (۱۴)

جو انسانوں کو ایک بار خلق کرسکتا ہے وہ دوبارہ انہیں زندہ بھی کرسکتا ہے۔ فسيقولون من يعيدنا قل الذى فطر کم اوّل مرة (۱۵)

خدا روئے زمین پر کم ہو جانے والی ہر شئے سے آگاہ ہے۔ قد علمنا ما تنقص الارض منهم و عندنا كتاب حفيظ (۱۶)

حوالہ جات

- ۱۔ مومنون: ۱۱۵
- ۲۔ جاثیہ: ۲۱
- ۳۔ انعام: ۱۲
- ۴۔ قیامت: ۵، ۳
- ۵۔ جاثیہ: ۳۲
- ۶۔ مومنون: ۸۲، ۸۳
- ۷۔ سبا: ۷، ۸
- ۸۔ ہود: ۷
- ۹۔ جاثیہ: ۲۵
- ۱۰۔ تغابن: ۷
- ۱۱۔ یسین: ۷۸
- ۱۲۔ سبا: ۳

١٣. زمر: ٦٧

١٤. احقاف: ٣٣

١٥. اسراء: ٥١

١٦. ق: ٤